صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 2 جولائی 2016ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ہفتہ 2 جولائی 2016ء 26 رمضان 1437 ہجری 2 وفا 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 151

معتکفین کے لئے ہدایت

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ آپ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنادیا گیا۔ ایک رات آپؐ نے سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا اے لوگو جب نمازی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے وہ جان لے کہ وہ کس سے راز و نیاز کر رہا ہے اور کوئی شخص قراءت اتنی بلند آواز سے نہ کرے کہ دوسروں کی قراءت میں خلل ڈالے۔ (مسند احمد۔ مسند المکثرین حدیث 5853)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

جو شخص سفر پر ہو یا بیمار ہو تو وہ اتنے دن کے روزے بعد میں رکھے۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ جو سفر پر ہو یا بیمار ہو اور وہ روزے نہ رکھ سکے تب وہ ان روزوں کو پورا کرے۔ تو ان الفاظ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے بیماری میں روزہ رکھ لیتا ہے یا سفر میں روزہ رکھ لیتا ہے تو قرآن کریم کی اس آیت پر تبھی وہ کاربند رہ سکتا ہے کہ ان روزوں کے باوجود کسی اور وقت میں روزے رکھے۔ کیونکہ قرآن کریم نے تو یہ کہا ہی نہیں کہ روزے چھوٹیں تب اور وقت میں روزے رکھو۔ قرآن کریم نے تو صرف یہ فرمایا ہے کہ جو دن رمضان کے ایسے آئیں جن میں تم بیمار ہو یا سفر میں ہو تو ان دنوں کے روزے تم نے دوسرے دنوں میں رکھنے ہیں۔ مگر بہانہ جو بھی نہیں بننا چاہئے بات یہ ہے کہ سفر کے متعلق بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ''جی اَج کل دے سفر دا کی اے۔ بڑا آرام ہے ریل وچ بیٹھے ایتھوں اوتھے پہنچ گئے''۔ لیکن اگر روزہ رکھنا عبادت ہے۔ تو عبادت خواہ جونسی بھی ہو۔ اسے ہم نے اس کی پوری شرائط کے مطابق ادا کرنا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کا پڑھنا، نوافل ادا کرنا، رات کو جاگنا، دن کو بھوکے اور پیاسے رہنا۔ پھر بری عادتوں کو چھوڑنا اور کئی نیکیوں کے کرنے کا اپنے ربّ سے وعدہ کرنا۔ وغیرہ کئی چیزیں ہیں جن کا تعلق رمضان کے مہینے سے ہے۔ سو اگر رمضان کی عبادت کما حقہٗ ہم نے ادا کرنی ہے تو یقینی بات ہے کہ چاہے ریل کا سفر ہو۔ یا ہوائی جہاز کا ہم اس عبادت کو سفر میں یا بیماری میں کما حقہٗ ادا نہیں کر سکتے۔ ایک شخص بیماری کی وجہ سے مثلاً نوافل ادا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی رات کو دعا کرنے کا موقع پاتا ہے۔ تو ایک طرح اس نے اس عبادت سے پوری طرح فائدہ نہ اٹھایا صرف بھوکا پیاسا رہنا ہی تو روزے کا مقصد نہیں کہ صبح صبح کسی کو اس کے گھر والے اٹھائیں۔ یا سوئے سوئے اس کے منہ دودھ کا پیالہ یا ہارلکس کا ایک گلاس ڈال دیں اور پھر وہ لیٹ جائے۔ اور سارا دن سوتا رہے اور پھر شام کے وقت اس کو افطاری کے لئے اٹھا دیا جائے۔

یہ کوئی روزہ نہیں نہ یہ رمضان کی عبادت کہلائے گی بہرحال بہانہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔ کہ کسی طرح روزے کو چھوڑ دیا جائے۔ بیماری کے متعلق تو بہانہ بنانا آسان ہے اس لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے یہ صرف ڈاکٹر ہی فیصلہ دے سکتا ہے۔ کہ یہ بیماری ایسی ہے کہ جس کی وجہ سے روزہ چھوڑا جائے۔ بعض بیمار ایسے ہوتے ہیں کہ بظاہر چنگے بھلے معلوم ہوتے ہیں چلتے پھرتے بھی ہیں لیکن ڈاکٹر یہ فیصلہ دے دیتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ مثلاً ایک شخص بلڈ پریشر کا بیمار ہے۔ اور ڈاکٹر کے نزدیک اس کا روزہ رکھنا اس کے لئے خطرناک ثابت ہو حالانکہ وہ چلتا پھرتا ہوگا۔ باتیں بھی کرتا ہوگا۔ اسی طرح بعض ایسی بیماریاں بھی ہو سکتی ہیں کہ ڈاکٹر یہ فیصلہ دے۔ کہ اس بیماری میں روزہ رکھنا مضر نہیں بلکہ مفید ہوگا۔

پس ہمیں بہانہ بنا کر روزہ نہ چھوڑنا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز مخفی نہیں اور نہ کسی کی حالت چھپی ہوئی ہے۔ ہم اس کے ساتھ فریب یا چالاکی سے کام نہیں لے سکتے۔ (الفضل 6۔ اگست 2011ء)

عید پہ یہ نہ کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''مجھے سب سے زیادہ تکلیف جو ہوا کرتی تھی جس سے تن بدن میرا اذیت سے بھر جایا کرتا تھا وہ عید والے دن کی صبح کی نماز تھی۔ اس سے پہلے (بیوت الذکر) کی رونقیں، درسوں پر لوگوں کا آنا، اعتکاف والے بیٹھے ہوئے، ایسا پر رونق ماحول ہوتا تھا کہ (بیت الذکر) جا کر لطف آتا تھا۔ اور ایک رات میں وہ عید جو عبادتوں اور قربانیوں کی قبولیت کے نشان کے طور پر آتی ہے، عبادت کو بھول گئے۔ اتنی خالی (بیت الذکر) ہوتی تھیں عید والے دن کہ وحشت ہوتی تھی۔ گھبراہٹ ہوتی تھی کہ کہاں آ گئے۔ تو خدا کے لئے عید پہ یہ نہ کرنا۔ جن لوگوں کو (بیت الذکر) سے تعلق پیدا ہوا ہے وہ اس کو قائم رکھیں۔

میری روح ہر (بیت الذکر) کے گرد منڈلائے گی، عالم تصور میں۔ اور جہاں مجھے ایسے احمدی دکھائیں گے جنہوں نے (بیت الذکر) سے بے وفائی کی ہے ان سے میرا کوئی تعلق نہیں جو (بیت الذکر) کا بے وفا ہے اس کا حضرت مسیح موعود سے کیا تعلق؟ اس کا میرے سے کیا تعلق؟ (ایسی عید) یونہی میلے ٹھیلے ہیں اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ تو میلے ٹھیلے نہ کریں اللہ کے گرد اکٹھے ہوں۔ خدا کے جھنڈے کے گرد اکٹھے ہوں۔ حضرت محمد رسول ﷺ کے جھنڈے کے گرد اکٹھے ہوں اور عبادتوں میں زور ماریں۔ اور اگر آپ عبادتوں میں زور ماریں تو اتنی طاقت آپ میں پیدا ہو جائے گی کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔''

(درس 23 مارچ 1993ء بمقام بیت الفضل لندن)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

انتخاب منظوم کلام از رشید قیصرانی (فصیل لب)

میں کانچ کے ٹکڑوں کی طرح بکھرا پڑا ہوں
بھولے سے کبھی مجھ کو بھی پاؤں میں چھو لو

چلتے چلتے ایک اک قیدی رہا ہوتا گیا
ساتھ میرے اک بکھرتا ٹوٹتا پیکر گیا

جاتی ہیں ترے گھر کو سبھی شہر کی راہیں
لگتا ہے کہ سب لوگ تری سمت رواں ہیں

وہ جن سے فروزاں ہوا اک عالم امکاں
وہ چاند صفت لوگ رشید آج کہاں ہیں

اک عمر جستجو میں گزاری تو یہ کھلا
وہ میرے پاس تھا جسے میں ڈھونڈتا رہا

نکلا ہوں لفظ لفظ سے میں ڈوب ڈوب کر
یہ تیرا خط ہے یا کوئی دریا چڑھا ہوا

کس قیامت کا سمندر میں بپا ہے طوفاں
کون سا چاند، اُفق پار نہ جانے نکلا
کوئی دیوار جب اس شہر کی خالی نہ رہی
بہتے پانی پہ میں تصویر بنانے نکلا
جانے کیوں ساتھ چلا تُند ہوا کا جھونکا
میں تری راہ میں جب دیپ جلانے نکلا

کب تک میں سنوں گا یہ حکایات فنا کی
پیغامبرو، اب مجھے پیغام بقا دو

باقی ہے رشید اب تو یہی وصل کی صورت
اس جسم کی دیوار کو رستے سے ہٹا دو

دن بھر بادل چھم چھم برسا، شام کو مطلع صاف ہوا
تب جا کر اک قوس قزح پر تیرا پیکر اُبھرا ہے

تو نے جس کی جھولی میں دو پھول بھی ہنس کر ڈال دیے
ساری عمر وہ کاغذ پر خوشبو کی لکیریں کھینچتا ہے

کس کس کے پاؤں، کس کی جبیں پر غبار تھا
ہم تیری رہگزر میں کھڑے دیکھتے رہے
ہم نے سنائی ایک غزل اور چل دیے
پھر اُس کے بعد لوگ تجھے دیکھتے رہے

موجوں نے ریت پاؤں تلے سے نکال دی
پتھر میں ورنہ حوصلہ یارو بلا کا تھا

تم اپنا نقش قدم آسمان پہ ڈھونڈتے ہو
تمہارے پاؤں کے نیچے تو اب زمیں بھی نہیں

دل میں ہے لاوا تو پھر اس کو اُگل ڈالو رشید
ورنہ گھٹ گھٹ کر مجسم زلزلے ہو جاؤ گے

ایک پرانی رسم ہے باقی آج تلک درباروں میں
چاند سے چہرے چن دیتے ہیں پتھر کی دیواروں میں
آج کہاں ہیں شہر میں یارو اُونچی گردن والے لوگ
عام ہیں اب تو پاؤں بڑے اور سر چھوٹے سرداروں میں

یا مجھ سے چھین لے یہ مذاق بلند و پست
یا میرے بال و پر کو کھلا آسمان دے

سیل سکوت اب تو رگِ جاں تک آ گیا
اذن بیان دے، مجھے اذنِ بیان دے

(انتخاب: ظفر اقبال ساہی)

پنجوقتہ نماز کا قیام

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’مجھے اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ جب مَیں یہ دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ صرف اس لیے نمازیں پڑھتے ہیں کہ وُہ دُنیا میں معتبر اور قابلِ عزّت سمجھے جائیں اور پھر اس نماز سے یہ بات اُن کو حاصل بھی ہوجاتی ہے یعنی وہ نمازی پرہیز گار کہلاتے ہیں پھر کیوں ان کو یہ کھا جانے والا غم نہیں لگتا کہ جب جھوٹ موٹ اور بے دلی کی نماز سے ان کو یہ مرتبہ حاصل ہوسکتا ہے تو کیوں ایک سچے عابد بننے سے اُن کو عزّت نہ ملے گی اور کیسی عزّت ملے گی

غرض مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سُست اسی لیے ہوتے ہیں کہ اُن کو اس لذت اور سُرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ کسل کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سُستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصّہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتے، پھر سوال یہی ہوتا ہے کیوں اُن کو اس لذّت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی اس مزے کو انہوں نے چکھا۔ اَور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سُننا بھی نہیں چاہتے۔ گویا اُن کے دل دُکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابلِ رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دوکانیں دیکھو تو (بیت الذکر) کے نیچے ہیں مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

کشمیریوں کے حق خودارادیت کے لئے اقوام متحدہ کی ناقابل تنسیخ قراردادیں

قارئین کرام پاکستان اور بھارت کے درمیان قضیہ کشمیر تقریباً اتنا ہی پرانا ہے جتنی پاکستان کی عمر ہے۔ یعنی یہ مسئلہ 1947ء میں ہی پیدا ہو گیا تھا۔ کیونکہ ریاست جموں و کشمیر میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت ہونے کے باوجود برصغیر کے آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور برطانیہ کے مقرر کردہ پنجاب سرحدی کمیشن کے سربراہ ریڈکلف اور پنڈت نہرو وزیراعظم ہند کی باہمی ملی بھگت اور ظالمانہ کردار اور سازش کی وجہ سے بھارت نے کشمیر جنت نظیر پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا جس کے نتیجہ میں وادی کشمیر میں بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔

آج کی نشست میں خاص طور پر نئی نسل کی معلومات اور دلچسپی کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قضیہ کشمیر کا مختصر سا ذکر کر دیا جائے جس سے یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ جب یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش ہوا تو بھارت کی ہٹ دھرمی اور الزام تراشی کا جواب دینے کے لئے پاکستان کی طرف سے کس بطل جلیل نے اقوام متحدہ کے فورم پر ایسی شاندار اور مدلل وکالت کی تھی جس کے نتیجہ میں اقوام عالم نے کشمیریوں کے حق میں متفقہ قراردادیں منظور کیں جو اس مسئلے کا مسلمہ، منصفانہ اور ناقابل تنسیخ حل پیش کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں دو تین حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

مسئلہ کشمیر تاریخ کے آئینے میں

مندرجہ بالا عنوان سے اہل علم صحافی خالد محبوب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

''1947ء ہی میں سرحدوں کے تعین کے لئے لارڈ سرل ریڈکلف ہندوستان آئے۔ کانگریسی رہنماؤں اور ماؤنٹ بیٹن کے اصرار پر رقوم اور ہیرے جواہرات کے عوض حکومت برطانیہ کا یہ نمائندہ بے ایمانی و بددیانتی پر اتر آیا۔ اس نے سرحدی حد بندی میں گورداس پور، بٹالہ، نکودر، زیرہ اور پٹھان کوٹ کی تحصیلیں بھارت کے حوالے کرکے نیا تنازع کھڑا کر دیا۔ بھارت نے کشمیر پر چڑھائی کی اور جواز یہ پیش کیا کہ مہاراجہ نے کشمیر کا بھارت سے الحاق کر دیا ہے۔ حالانکہ نامور برطانوی مؤرخ، ایسٹریلیم واضح کر چکے ہیں کہ مہاراجہ نے کشمیر میں بھارتی فوج کو مدعو نہیں کیا تھا۔ ایسی کسی دستاویز کا کوئی وجود نہیں۔ لندن ٹائمز کے مطابق اکتوبر 1947ء میں بھارتی فوج نے 2 لاکھ 37 ہزار مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کر دیا اور پھر الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق بھارت نے اقوام متحدہ میں پاکستان کو جارح قرار دینے کے لئے واویلا مچایا۔

یکم جنوری 1948ء کو اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ 135 کے تحت بھارت نے مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کر دیا۔ بھارتی مندوب، سر گوپال سوامی آئینگر نے کشمیر کو بھارت کا حصہ اور پاکستان کو جارح ثابت کرنے کی کوشش کی۔ تاہم، اس وقت کے پاکستانی وزیر خارجہ، سر ظفر اللہ خان نے مسلسل پانچ گھنٹے تک انتہائی مدلل و مؤثر انداز میں بھارتی مؤقف کو جھوٹ کا پلندہ ثابت کیا اور کشمیر میں غیر جانبدارانہ استصواب رائے کا مطالبہ کیا۔

اقوام متحدہ نے کشمیریوں کے حق خودارادیت کے لئے کئی قراردادیں منظور کیں۔ ان میں سے 17/اپریل 1948ء، 13/اگست 1948ء، جنوری 1949ء اور 25 دسمبر 1952ء کی قراردادیں اہم ہیں۔ ان تمام قراردادوں میں کشمیریوں کو حق خودارادیت دلانے کا عزم کیا گیا۔ جنگ بندی و حد بندی کے بعد پنڈت جواہر لعل نہرو نے سلامتی کونسل کے فلور پر کشمیریوں کو استصواب رائے دینے کا وعدہ کیا۔ مگر ان کا یہ وعدہ آج تک ایفا نہیں ہوا''۔

(جنگ سنڈے میگزین 3 مئی 2015ء)

ممتاز تجزیہ نگار ڈاکٹر عرفان احمد بیگ اپنے مضمون مختلف ادوار میں پاک امریکہ تعلقات میں تحریر کرتے ہیں۔

''پاکستان کی کامیاب خارجہ پالیسی میں سرفہرست پہلے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان نے پہلی پاک بھارت جنگ میں کشمیر کے آدھے حصے کو آزاد کروانے کے بعد بہترین سفارتکاری اور خارجہ پالیسی کے تحت اس مسئلے کو اقوام متحدہ کے ایجنڈے میں شامل کروایا اور امریکہ نے کشمیریوں کے حق رائے دہی کو تسلیم کیا یوں اس دوران پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان اور امریکہ میں پاکستان کے سفیر ایم اے ایچ اصفہانی کا کردار اہم رہا''۔

(جنگ سنڈے میگزین 2 مارچ 2015ء)

معروف مضمون نگار قیوم نظامی اپنے کالم منظر نامہ میں تحریر کرتے ہیں۔

''بھارت نے 3 جنوری 1948ء (جب سلامتی کونسل کا خاص اجلاس طلب کیا گیا۔ ناقل) کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں شکایت کی کہ پاکستان بھارت کے خلاف جارحیت کر رہا ہے لہٰذا ہنگامی طور پر مؤثر اقدامات اٹھائے جائیں۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ نے سلامتی کونسل میں پاکستان کا مؤقف پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیریوں کی آزادانہ رائے سے کیا جائے۔ سلامتی کونسل نے 14 مارچ 1950ء کو کشمیر میں غیر جانبدار مبصر کی زیر نگرانی استصواب رائے (ریفرنڈم) کرانے کا فیصلہ کیا اور بھات و پاکستان کو ہدایت کی کہ دونوں پانچ ماہ کے اندر رائے شماری کی تیاری کریں۔ نہرو تاخیری، ہتھکنڈے استعمال کرتا رہا اور سلامتی کونسل کی قرارداد پر عملدرآمد کرنے پر تیار نہ ہوا''۔

(نوائے وقت 3/اکتوبر 2015ء)

اگر 1948ء اور 1949ء کے عرصہ میں اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر پر بحث کا ریکارڈ دیکھیں اور پاکستان کے بھرپور دلائل اور کوششوں کے نتیجہ میں 13/اگست 1948ء اور 5 جنوری 1949ء کو اقوام متحدہ میں اہل کشمیر کے حق میں پاس ہونے والی مشہور زمانہ قراردادوں کی رپورٹس اور خبریں پڑھیں تو واضح ہو جائے گا کہ پاکستان کی حکومت سیاسی لیڈر اور پریس اول دن سے کشمیریوں کے حق خودارادیت کو منظور اور اجاگر کرنے والی قراردادوں کی بھرپور حمایت کر رہے ہیں۔

مختصر طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی ان قراردادوں کے پاس ہونے کے دن سے لے کر آج تک ان 67 سالوں کے دوران وطن عزیز میں قائم ہونے والی تمام حکومتیں اور تمام اہم سیاسی لیڈران بشمول مذہبی سیاسی جماعتوں کے سربراہ اور اسی طرح آزاد کشمیر کی حکومتیں یہ سب ان قراردادوں کو مسئلہ کشمیر کا واحد منصفانہ، پُرامن اور ناقابل تنسیخ حق اور حل قرار دیتے ہیں۔ آجکل کے عالمی حالات کی وجہ سے ان قراردادوں کا ہر طرف بہت چرچا ہے۔ کئی سال پہلے اقوام متحدہ کی متذکرہ قراردادوں کی اہمیت اور مقبولیت کے پیش نظر خاکسار کو اس بات کا خیال آیا کہ کچھ کوائف جمع کئے جائیں کہ کن کن اہم عہدیداران اور سیاسی جماعتوں کے سربراہ اقوام متحدہ کی قراردادوں میں تسلیم کردہ حق خودارادیت کو مسئلہ کشمیر کا صحیح اور لازمی حل قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ 1990ء سے لے کر 1994ء تک اس ضمن میں خاکسار کو دو درجن سے زائد اہم اور ذمہ دار شخصیات کے حوالے ملے جو مختلف اخبارات سے مع تاریخ خاکسار نے محفوظ کر لئے۔

مضمون نگار نازیہ مصطفی لکھتی ہیں۔

''انسانی حقوق کا عالمی منشور تمام اقوام کے واسطے حصول مقصد کا مشترک معیار قرار دیا گیا۔ انسانی حقوق کے اس منشور کا ایک ایک لفظ چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ اگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ انسان عاجز آ کر جبر اور استبداد کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور ہوں، تو ہمیں ہر فرد اور معاشرے کے حقوق اور آزادیوں کا احترام پیدا کرنا ہوگا۔ اس منشور کی ابتدائی دفعات میں کہا گیا کہ تمام انسان آزادی اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں، قدرت کی جانب سے انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے۔ اس لئے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہئے اور یہ کہ ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے جو اس اعلان میں بیان کئے گئے ہیں اور اس حق پر نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب اور سیاسی تفریق کا یا کسی قسم کے عقیدے، قوم، معاشرت، دولت یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔

......انسانی حقوق کے عالمی منشور کے اب تک دنیا بھر میں تقریباً 375 زبانوں اور لہجوں میں تراجم شائع کئے جا چکے ہیں۔ جس کی بنیاد پر اس دستاویز کو دنیا بھر میں سب سے زیادہ تراجم کی حامل دستاویز کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ ان 375 زبانوں میں سے تین درجن زبانیں صرف بھارت میں بولی جانے والی زبانیں ہیں۔ اگر ابھی تک بھارت اپنے ملک میں بولی جانے والی ان تین درجن زبانوں میں بھی انسانی حقوق کے عالمی منشور کے تراجم نہیں پڑھ سکا تو پھر بھارت کو اقوام متحدہ کو یقیناً بتانا چاہئے کہ اسے اس کی مرضی کی زبان میں ترجمہ کر کے دے دیا جائے۔ بھارت اس دستاویز کا اپنی مرضی کی بھی جس زبان میں چاہے ترجمہ کرا لے تو بھی دنیا کی کوئی بھی زبان اسے اس عالمی منشور میں کشمیریوں کے حقوق غصب کرنے کا حق نہیں دے سکتی، کیونکہ یہ دستاویز محض انسانی حقوق کا منشور نہیں ہے، بلکہ ایک عالمی زبان ہے، یہ کل عالم کی زبان ہے اور کل عالم کی زبان جھوٹی نہیں ہو سکتی''۔

(نوائے وقت 18 مئی 2015ء)

اہم شخصیات اور اداروں کے بیانات

کشمیری مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کے لئے پاکستان، آزاد کشمیر سمیت دنیا بھر میں یوم یکجہتی کشمیر انتہائی جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا اور ملک بھر میں ریلیاں نکالی گئیں۔ اخبارات نے خصوصی ایڈیشن شائع کئے اس موقع پر مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی اور احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔ سیاسی جماعتوں اور سماجی تنظیموں نے انسانی ہاتھوں کی زنجیر بنائی تقریبات منعقد ہوئیں اور سیمینار کئے گئے جن میں مقررین نے کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے بھارت سے مطالبہ کیا کہ کشمیریوں کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حق خودارادیت دیا جائے تا کہ وہ اپنی قسمت کا فیصلہ اپنی مرضی سے کر سکیں۔

(نوائے وقت 6 فروری 2015ء)

سرخی: بھارت کا مقبوضہ کشمیر میں مسلم آبادی کا تناسب بدلنا اقوام متحدہ کی قرارداد کے خلاف ہے۔ پاکستان۔

خبر کی تفصیل میں درج ہے (ترجمان دفتر خارجہ تسنیم اسلم نے) ایک سوال پر کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں مسلم آبادی کے تناسب کو تبدیل کرنے کی کوششیں اقوام متحدہ کی قراردادوں کے خلاف ہیں کیونکہ جموں و کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادیں اس کی حیثیت واضح کرتی ہیں۔ (نوائے وقت یکم مئی 2015ء)

کشمیر متنازعہ ہے ریاستی عدالت کے فیصلے نے مہر تصدیق ثبت کر دی علی گیلانی عدالت کی طرف سے بھارتی آئین کے آرٹیکل 370 کو تبدیل کرنے پر پابندی (عدالتی فیصلے کی کچھ تفصیل سرخی) مگر مقبوضہ کشمیر ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ جموں و کشمیر کی ریاست بھارت میں ضم نہیں ہوئی، آئین کے آرٹیکل 370 کے تحت اس کی خودمختار حیثیت برقرار ہے جبکہ آرٹیکل 370 بھارتی آئین کا مستقل حصہ ہے اس میں ترمیم تنسیخ یا اس کا خاتمہ ناممکن ہے۔ (از نوائے وقت 17 راکتوبر 2015ء)

نیوجرسی (این این آئی) ورلڈ کشمیر اویئرنس کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر غلام نبی فائی نے کہا ہے کہ کشمیر بھارت اور پاکستان کے درمیان کوئی دو طرفہ مسئلہ نہیں بلکہ لاکھوں کشمیریوں کے مستقبل کا بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ تنازعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کو ان کا ناقابل تنسیخ حق، حق خودارادیت دینے کی غرض سے بغیر کسی پیشگی شرط کے بامعنی مذاکراتی عمل شروع کرنے کے لئے بھارت پر دباؤ بڑھایا جانا چاہئے۔ ڈاکٹر فائی نے کہا کہ مسئلہ کشمیر دونوں جوہری طاقتوں بھارت اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کی بنیادی وجہ ہے لہذا عالمی برادری کو اس مسئلے کے بلاتاخیر حل کے لئے کردار ادا کرنا چاہئے۔ (نوائے وقت 21 راکتوبر 2015ء)

مضمون نگار لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم اپنے کالم فکرو خیال میں تحریر کرتے ہیں۔

یہ مسئلہ کشمیری عوام کی صوابدید کا ہے۔ یہ حق ان کو بین الاقوامی ادارے اقوام متحدہ نے دیا جس پر عمل کرنے کے ہندوستان اور پاکستان دونوں ممالک پابند ہیں۔ اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ کشمیری عوام کی صوابدید معلوم کرنے کے تصور سے بھی ہندوستانی قیادت کی ٹانگیں کیوں کانپنا شروع کر دیتی ہیں۔ اس کا راز شیخ عبداللہ کے اس مشورے میں پنہاں ہے جو انہوں نے ہندوستان کے وزیراعظم نہرو کو ان الفاظ میں دیا تھا۔ میں آپ کو گمراہ نہیں کرنا چاہتا۔ میں آپ کو کشمیر نہیں دلوا سکتا۔ اگر آج رائے شماری ہو جائے تو میں اپنی ساری مقبولیت کے باوجود کشمیر آپ کو نہیں دلوا سکتا۔ (نوائے وقت 6 فروری 2014ء)

اقوام متحدہ میں پاکستان کی مستقل مندوب ڈاکٹر ملیحہ لودھی نے عالمی ادارے کی جنرل اسمبلی کی سماجی، انسانی و ثقافتی امور سے متعلق کمیٹی کو بتایا کہ طویل عرصہ قبل کئے گئے کشمیریوں کو ان کا حق خودارادیت دینے کے وعدے پورے کرنا اور جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کا قیام بے حد ضروری ہے۔ حق خودارادیت کے موضوع پر مباحثے کے دوران اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس حقیقت کے باوجود کہ پوری عالمی برادری نے کشمیر کے بارے سلامتی کونسل کی قراردادوں کی حمایت کی، ان قراردادوں پر کئی عشرے گزرنے پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ وقت گزرنے کے ساتھ شہریوں کا حق خودارادیت سلب نہیں ہو جاتا اور اس حق کے حصول کے لئے ان کی قانونی جدوجہد کو دہشت گردی قرار دے کر ختم نہیں کیا جاسکتا۔ اس موقع پر پاکستانی مندوب نے وزیراعظم نواز شریف کی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کا حوالہ بھی دیا جس میں انہوں نے مسئلہ کشمیر کو پُرامن انداز میں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ (نوائے وقت 4 نومبر 2015ء)

وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان تنازعہ کشمیر کو جغرافیائی یا سرحدی معاملے کے طور پر نہیں دیکھتا بلکہ یہ 1947ء کی تقسیم ہند کا نامکمل ایجنڈا ہے۔ انہوں نے یہ بات سینئر حریت راہنما اور دختران ملت کی چیئرپرسن سیدہ آسیہ اندرابی کے خط کے جواب میں کہی۔ اپنے خط میں وزیراعظم نے کشمیریوں کی اقوام متحدہ کی طرف سے تسلیم شدہ حق خودارادیت کے حصول کی جدوجہد میں اخلاقی، سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھنے کے حوالے سے پاکستان کے مؤقف کا اعادہ کیا۔ اقوام متحدہ کی قراردادیں غیر مؤثر ہونے کے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے نواز شریف نے کہا کہ طویل عرصے سے عملدرآمد نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ قراردادیں غیر مؤثر ہوگئی ہیں۔ (نوائے وقت 16 نومبر 2015ء)

امریکہ نے مقبوضہ کشمیر میں تشدد پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کو مسئلہ کشمیر مذاکرات کے ذریعے حل کرنا ہوگا، اس سلسلہ میں امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان جان کربی نے گزشتہ روز واشنگٹن میں پریس بریفنگ میں کہا کہ مسئلہ کشمیر پر امریکہ کا مؤقف پرانا ہے......اگر امریکہ کو بھی پاکستان اور بھارت کے مابین جاری تنازعہ کشمیر کے حوالے سے ہی علاقائی اور عالمی سلامتی کو خطرہ لاحق نظر آرہا ہے، یو این سیکرٹری جنرل بانکی مون بھی اسی تنازعہ پر تشویش کا اظہار کرکے اس کے حل کے لئے پاکستان اور بھارت کے مابین ثالثی کا کردار ادا کرنے کی پیشکش کر رہے ہیں۔ اسی طرح برطانوی وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون بھی کشمیر ایشو پر ہی دونوں ممالک کے مابین جاری سرحدی کشیدگی پر تشویش ظاہر کر چکے ہیں اور یورپی یونین کی پارلیمنٹ بھی اپنی قرارداد کے ذریعے پاکستان اور بھارت پر مسئلہ کشمیر مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کی ضرورت پر زور دے چکی ہے تو کیا انہیں تنازعہ کشمیر کے حل کے لئے پاکستان کے ساتھ مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کے لئے بھارت پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہئے۔......

دنیا کو یقیناً اس امر سے بھی آگاہی ہے کہ خودمختار ریاست جموں و کشمیر پر تقسیم ہند کے فارمولے کا اطلاق نہ کرکے کشمیر کا مسئلہ خود بھارت نے کھڑا کیا تھا اور پھر یہ مسئلہ حل کرانے کے لئے بھارت ہی نے اقوام متحدہ سے رجوع کیا مگر جب یو این سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی نے اپنی مختلف قراردادوں کے ذریعے عوام کا حق خودارادیت تسلیم کیا اور بھارت کو کشمیر میں رائے شماری کے اہتمام کی ہدایت کی تو بھارت اقوام متحدہ میں لائی گئی اپنی ہی درخواست سے منحرف ہوگیا اور وادی کشمیر کے غالب حصے پر بزور اپنا تسلط جما کر اٹوٹ انگ کی رٹ لگانا شروع کر دی......اگر عالمی قیادتوں کو فی الواقع علاقائی اور عالمی امن و سلامتی کو لاحق خطرات پر تشویش ہے تو وہ بھارتی جنونی ہاتھ روک کر یو این قراردادوں کی روشنی میں مسئلہ کشمیر حل کرا کے ہی ان خطرات کو ٹال سکتی ہیں۔ پاکستان نے اپنی سلامتی کے تقاضے تو بہرصورت نبھانے ہی ہیں۔ (نوائے وقت 21 نومبر 2015ء)

☆......☆......☆

ٹریفک لائٹس۔ دلچسپ حقائق

دنیا میں پہلی مرتبہ ٹریفک لائٹس 1868ء میں برطانیہ میں پارلیمان کے سامنے لگائی تھیں۔

دنیا کی اولین ٹریفک کو گیس سے روشن کیا جاتا تھا۔

اولین ٹریفک لائٹس نصب کئے جانے کے صرف چار ہفتے بعد دھماکے سے پھٹ گئیں اور انہیں جلانے والا پولیس کا سپاہی بری طرح زخمی ہو گیا تھا۔

(روزنامہ دنیا 2 نومبر 2014ء)

ہائیڈروجن بم

جوہری سائنسدانوں کے مطابق ایک ہائیڈروجن بم جاپان پر پھینکے گئے ایٹم بموں سے ایک ہزار گنا زیادہ قوت کا حامل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس بے پناہ قوت والے بم کو سپر بم کی کیٹیگری میں رکھا گیا ہے۔ دنیا کا پہلا ہائیڈروجن بم 1952ء میں امریکی سائنسدانوں نے تیار کیا تھا۔ اس بم کے لئے امریکی حکومت نے خفیہ کوڈ، آئیوی پنک، رکھا ہوا تھا۔ اس بم کے تجربے میں پیدا ہونے والی توانائی کا اندازہ ہیروشیما اور ناگاساکی پر پھینکے گئے ایٹم بموں سے ایک ہزار گنا سے زائد لگایا گیا تھا۔ اس بم کا تجربہ بحرالکاہل میں واقع ایک جزیرے اینے ویٹاک پر یکم نومبر 1952ء کو کیا گیا تھا۔

تھرمونیوکلیئر توانائی پیدا کرنے والے بم سے مراد عموماً ہائیڈروجن بم لیا جاتا ہے اور اس میں جوہری ذرات انتہائی زیادہ حرارت خارج کرتے ہوئے پگھل کر یک جان ہوتے ہیں۔ جوہری ذرات کے ملنے یا ادغامی عمل کو فزکس میں 'فیوژن' کا نام دیا جاتا ہے۔ عام ایٹم بم میں انتہائی زیادہ حرارت یا حدت پر جوہری ذرات ملتے نہیں بلکہ مرکزہ پھٹ کر چھوٹے چھوٹے ذرات میں تقسیم ہو جاتا ہے جس سے بے پناہ قوت والی توانائی کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ عمل انشقاق یا فشن کہلاتا ہے۔

ہائیڈروجن بم کا ابتدائی نظریہ 1951ء میں ہنگری نژاد امریکی سائنسدانوں ایڈورڈ ٹیلر اور اسٹینسلا الم نے امریکی حکومت کے پراجیکٹ میں پیش کیا تھا۔ انہی دونوں سائنسدانوں نے بعد میں ہائیڈروجن بم کی تیاری کا کام مکمل کیا تھا۔ امریکہ کی جانب سے ہائیڈروجن بم تیار کرنے کے بعد سابقہ سوویت یونین کی کمیونسٹ لیڈرشپ بھی ایسے سپر بم بنانے میں مصروف ہوگئی۔ سوویت یونین نے بھی اپنے ہائیڈروجن بم کا تجربہ کیا۔ اسی بم کی سیریز میں سب سے طاقتور بم کا تجربہ بھی سوویت یونین کی جانب سے 1961ء میں کیا گیا تھا۔ اس بم کو زار بم کا نام دیا گیا تھا اور اس کے تجربے میں پچاس میگا ٹن کی قوت پیدا ہوئی تھی۔ ہائیڈروجن بم کے سلسلے میں کمیونسٹ ملک شمالی کوریا نے بھی کچھ دن پہلے کامیاب تجربے کا اعلان کیا ہے۔ کئی دوسرے ملکوں کا خیال ہے کہ یہ معمول سے زیادہ طاقت والا ایک ایٹم بم ہو سکتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 8 جنوری 2016ء)

باتو خان

منگول حکمران اور چنگیز خان کا پوتا

باتو خان 1203ء میں پیدا ہوا۔ باتو خان کا چچا اوگادائی (پ۔1185ء۔ وفات 1241ء) جو کہ چنگیز خان کا جانشین تھا۔ اس نے باتو خان کو 1235ء میں اس فوج کا سپہ سالار مقرر کیا۔ جس کا مقصد مشرقی یورپ کو فتح کرنا تھا۔ دریائے والگا کو عبور کرنے کے بعد اس نے فوج کا ایک حصہ بلغاریہ کی طرف روانہ کیا اور باقی حصے نے روس پر حملہ کر دیا۔ 1237ء سے 1241ء کے عرصے میں روس، پولینڈ اور ہنگری کو فتح کر لیا۔ اس نے 1240ء میں ماسکو اور خیف پر قبضہ کیا۔

1241ء میں جب باتو خان جرمنی کو فتح کرنے کی تیاری کر رہا تھا تو اسے قراقرم (منگولیا) واپس بلا لیا گیا کیونکہ خان اعظم اوگادائی کا انتقال ہو چکا تھا۔ چنانچہ 1242ء میں خان اعظم کے انتخاب میں حصہ لینے کیلئے واپس لوٹ آیا اور اسے خان اعظم منتخب کرلیا گیا۔ 1255ء میں وہ دوسری مہم کی تیاری میں مصروف تھا کہ اس کا انتقال ہوگیا۔

اس کی فوج کے لوگ چونکہ زرق برق مرصع خیموں میں رہتے تھے اس لئے ان کو "سنہری گروہ" (Golden Horde) کہا جاتا تھا۔ باتو کی سلطنت جھیل بالکش (روس) سے ہنگری تک پھیلی ہوئی تھی۔

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

قدرت خداوندی کے نظارے

اللہ جل شانہ حفیظ وقدیر ہے اور جبار وقہار بھی ہے اس نے بنی نوع انسان کو نور ہدایت عطا کرنے کے لئے اپنے مامورین کا سلسلہ جاری فرمایا ہے اور اپنے محبوبان کے ذریعہ اپنی مختلف قدرتوں کے جلوے دکھاتا ہے۔ بندگان میں سے جنہیں چاہتا ہے ان کے دلوں میں نور کی کرنیں اجاگر کر دیتا ہے وہ ان مامورین پر ایمان لا کر دونوں جہانوں کے انعامات کے وارث بن جاتے ہیں اور کچھ لوگ عداوت میں بڑھ جاتے ہیں اور مامورین پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے وار فرشتوں کے ذریعہ ختم کر دیتا ہے اور اپنی قدرت کے نظارے دکھاتا ہے دشمنان ہیبت زدہ ہو جاتے ہیں اور اپنے منصوبوں میں ناکام ہو کر خود مامورین من اللہ کی صداقت کے گواہ بن جاتے ہیں۔ ایسے واقعات سیرت و سوانح کی کتب میں زندہ موجود ہیں۔ ازدیاد ایمان کے لئے تین واقعات پیش ہیں۔

اپنی جان کی پرواہ نہ کی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک غریب شخص جس کا ابوجہل کے ذمہ کچھ قرض تھا رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ابوجہل نے میرا اتنا روپیہ دینا ہے مگر بار بار تقاضوں کے باوجود میرا روپیہ مجھے نہیں دیتا۔ آپ اس بارہ میں میری مدد کریں اور مجھے اس سے روپیہ دلوا دیں۔ چونکہ رسول کریم ﷺ بعثت سے پہلے ایک ایسی مجلس میں شریک رہ چکے تھے جس کا ہر ممبر یہ حلف اٹھاتا تھا کہ میں مظلوموں کی مدد کروں گا اور حقدار کو اس کا حق دلانے کی کوشش کروں گا۔ اس لئے رسول کریم ﷺ فوراً اس کے ساتھ ابوجہل کے مکان کی طرف چل پڑے۔ حالانکہ اس زمانہ میں مکہ میں آپؐ کی شدید مخالفت تھی اور گلی کوچوں میں آپؐ کا اکیلے پھرنا خطرہ سے خالی نہیں تھا مگر آپؐ اپنی جان کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کے ساتھ چل پڑے اور ابوجہل کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ وہ باہر آیا۔ تو آپؐ نے فرمایا تم نے اس شخص کا کوئی روپیہ دینا ہے۔ اس نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا پھر اسے لا دو۔ وہ چپکے سے اندر گیا اور اس نے روپیہ لا کر دے دیا۔ جب یہ خبر مکہ کے لوگوں نے سنی تو انہوں نے ابوجہل کو طعنے دینے شروع کر دیئے کہ تم ہمیں تو کہتے ہو کہ محمدؐ رسول اللہ کی کوئی بات نہ مانو مگر خود اتنا ڈر گئے کہ اس کے کہنے پر تم چپکے سے اندر گئے اور روپیہ لا کر اس کے حوالے کر دیا۔ وہ کہنے لگا تمہیں کیا معلوم کہ میرے ساتھ کیا واقعہ ہوا۔ جب میں نے دروازہ کھولا اور مجھے محمد (ﷺ) نظر آئے۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ کے دائیں اور بائیں دو مست اونٹ کھڑے ہیں اور وہ ایسے جوش میں ہیں کہ میں نے سمجھا اگر اس وقت میں نے ذرا بھی انکار کیا تو یہ دونوں اونٹ مجھے نوچ کر کھا جائیں گے۔ چنانچہ میں نے اپنی سلامتی اسی میں دیکھی کہ فوراً روپیہ لا کر پیش کردوں۔ یہ بھی ایک کشفی نظارہ تھا جو ابوجہل کو دکھائی دیا۔ ورنہ ظاہر میں رسول کریم ﷺ کے دائیں بائیں کوئی دیوانے اونٹ نہیں تھے۔

اللہ حفاظت کرے گا

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں:۔

دنیا میں بھی اس بات کی مثالیں ملتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے خدا تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہیں اور دشمن ان کو لاکھ نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے وہ ناکام و نامراد رہتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کسی جنگ سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ دوپہر کے وقت آرام کرنے کے لئے ایک درخت کے نیچے سو گئے۔ باقی لشکر بھی ادھر ادھر متفرق ہو گیا۔ اتنے میں ایک شخص جس کے بعض رشتہ دار مسلمانوں کے ہاتھوں لڑائی میں مارے گئے تھے بلکہ اس کا ایک بھائی بھی مر چکا تھا اور اس نے قسم کھائی تھی کہ میں محمد (ﷺ) کو اس کے بدلہ میں ضرور قتل کروں گا۔

وہ وہاں آپہنچا۔ درخت سے آپؐ کی تلوار لٹک رہی تھی۔ اس نے تلوار کو اتار لیا اور پھر رسول کریم ﷺ کو جگا کر کہا بولو! اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ سب صحابہؓ اس وقت ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے اور رسول کریم ﷺ کے پاس اس وقت کوئی شخص نہیں تھا، مگر ایسی حالت میں بھی آپؐ کے دل میں کوئی گھبراہٹ پیدا نہ ہوئی۔ بلکہ آپؐ کو یقین تھا کہ جس خدا نے میری حفاظت کا وعدہ کیا ہوا ہے وہ آپ میری حفاظت کا سامان فرمائے گا۔ چنانچہ جب اس نے کہا کہ بولو! بتاؤ! اب تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ تو رسول کریم ﷺ نے اٹھنے کی کوشش نہیں کی اور نہ رسول کریم ﷺ کی کسی حرکت سے کوئی اضطراب ظاہر ہوا۔ آپ نے لیٹے لیٹے نہایت اطمینان سے فرمایا اللہ میری حفاظت کرے گا۔ یہ سننا تھا کہ اس کے ہاتھ شل ہو گئے اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی رسول کریم ﷺ نے فوراً تلوار اٹھالی اور فرمایا بتاؤ! اب تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ وہ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا آپؐ بڑے شریف آدمی ہیں آپ ہی مجھ پر رحم کریں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کم بخت! تم مجھ سے سن کر ہی کہہ دیتے کہ اللہ حفاظت کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا کون مقابلہ کرسکتا ہے۔

شیر حملہ آور ہوا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ ایک ہندو جو گجرات کا رہنے والا تھا قادیان کسی بارات کے ساتھ آیا۔ یہ شخص علم توجہ کا بڑا ماہر تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم لوگ قادیان آئے ہوئے ہیں چلو مرزا صاحب سے ملنے چلیں اور اس کا منشاء یہ تھا کہ لوگوں کے سامنے حضرت صاحب پر اپنی توجہ کا اثر ڈال کر آپ سے بھری مجلس میں کوئی بیہودہ حرکات کرائے۔ جب وہ (بیت الذکر) میں حضور سے ملا تو اس نے اپنے علم سے آپ پر اپنا اثر ڈالنا شروع کیا مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ یکلخت کانپ اٹھا مگر سنبھل کر بیٹھ گیا اور اپنا کام پھر شروع کر دیا اور حضرت صاحب اپنی گفتگو میں لگے رہے مگر پھر اس کے بدن پر ایک سخت لرزہ آیا اور اس کی زبان سے بھی کچھ خوف کی آواز نکلی مگر وہ پھر سنبھل گیا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد اس نے ایک چیخ ماری اور بے تحاشا (بیت الذکر) سے بھاگ نکلا اور بغیر جوتا پہنے نیچے بھاگتا ہوا اتر گیا۔ اس کے ساتھی اور دوسرے لوگ اس کے پیچھے بھاگے اور اس کو پکڑ کر سنبھالا۔ جب اس کے ہوش ٹھکانے ہوئے تو اس نے بیان کیا کہ میں علم توجہ کا بڑا ماہر ہوں میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مرزا صاحب پر اپنی توجہ ڈالوں اور مجلس میں ان سے کوئی لغو حرکات کرادوں لیکن جب میں نے توجہ ڈالی تو میں نے دیکھا کہ میرے سامنے مگر ایک فاصلہ پر ایک شیر بیٹھا ہے میں اسے دیکھ کر کانپ گیا لیکن میں نے جی میں ہی اپنے آپ کو ملامت کی کہ یہ میرا وہم ہے۔ چنانچہ میں نے پھر مرزا صاحب پر توجہ ڈالنی شروع کی تو میں نے دیکھا کہ پھر وہی شیر میرے سامنے ہے اور میرے قریب آ گیا ہے اس پر پھر میرے بدن پر سخت لرزہ آیا مگر میں پھر سنبھل گیا اور میں نے جی میں اپنے آپ کو بہت ملامت کی کہ یونہی میرے دل میں وہم سے خوف پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنا دل مضبوط کرکے اور اپنی طاقت کو جمع کرکے پھر مرزا صاحب پر اپنی توجہ کا اثر ڈالا اور پورا زور لگایا۔ اس پر ناگہاں میں نے دیکھا کہ وہی شیر میرے اوپر کود کر حملہ آور ہوا ہے۔ اس وقت میں نے بے خود ہو کر چیخ ماری اور وہاں سے بھاگ اٹھا۔ حضرت خلیفہ ثانی بیان فرماتے تھے کہ وہ شخص پھر حضرت صاحب کا بہت معتقد ہو گیا تھا اور ہمیشہ جب تک زندہ رہا آپ سے خط و کتابت رکھتا تھا۔"

سونے کی خرید وفروخت کا حساب

24K کا سونا خالص ہوتا ہے جس میں 99.9 فیصد خالص سونا ہوتا ہے۔ زیورات میں خالص سونے کی مقدار معلوم کرنے کیلئے "قیراط" (Karat) کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جسے انگریزی لفظ K سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی زیور کے پیچھے اگر 10K (دس قیراط) کی مہر لگی ہو تو اس سے مراد زیور میں سونے کی مقدار 41.7 فیصد ہے۔ 18K کی مہر والے زیورات میں سونے کی خالص مقدار 75 فیصد اور دوسری دھاتیں مثلاً چاندی، تانبا 25 فیصد ہوتی ہیں۔ اس میں 18 حصے خالص سونا اور 62 حصے دوسری دھات کے ہوتے ہیں عام طور پر 22K کے بنے زیورات کو اچھا سمجھا جاتا ہے جس میں سونے کی مقدار 91.3 فیصد ہوتی ہے جبکہ 8.6 دوسری دھاتیں ہوتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ 22K میں 22 حصے خالص سونا اور 2 حصے دوسری دھات کے ہوتے ہیں واضح رہے کہ 24K خالص سونا اتنا نرم ہوتا ہے کہ اس سے زیورات بہت کم بنتے ہیں۔ اسے تھوڑا سخت کرنے اور مطلوبہ رنگ لانے کے لئے تانبا اور چاندی ملا کر اسے بائیس قیراط کا بنایا جاتا ہے۔ بائیس قیراط کے بنے زیورات گارنٹی والے ہوتے ہیں جس کی چمک عرصہ دراز تک ماند نہیں پڑتی۔

قیراط سے ملتا جلتا ایک اور لفظ بھی صرافہ بازار میں عام ہے جسے کریٹ (Carat) کہا جاتا ہے یہ پتھر اور ہیروں کے وزن کی نشان دہی کرتا ہے۔ ایک کریٹ 200 ملی گرام اور پانچ کریٹ 1 گرام کے برابر ہوتا ہے۔ پاکستان میں سونے کی خرید وفروخت کا حساب تولے میں کیا جاتا ہے ایک تولے میں 11.664 گرام ہوتے ہیں۔ جبکہ 1000 ملی گرام کا ایک گرام ہوتا ہے۔ اس سے چھوٹی اکائی رتی کہلاتی ہے۔ ایک رتی 0.1215 ملی گرام کے برابر ہوتی ہے اسے ہم اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ایک تولے میں سولہ آنہ ہوتے ہیں اور ایک آنہ چھ رتی کے برابر ہوتا ہے۔ عالمی مارکیٹ میں فی اونس کے حساب سے بھاؤ طے پاتا ہے۔ (ایک اونس 31.10348 گرام سونے کے برابر ہوتا ہے) زیور میں لگی مہر میں عموماً 22K کے برابر KDM(Cadmium) لکھا ہوتا ہے جس سے مراد ہے کہ زیور میں استعمال ہونے والا ٹانکا بائیس قیراط سونے کا ہے۔ Cadmium کو عام زبان میں Kadium کہا جاتا ہے۔ یہ دھات جست، سیسہ اور قلعی کا مرکب ہے اور اسے سلیمانی پتھر بھی کہتے ہیں۔ یہ دھات سونے میں شامل ہو کر سونے کو اتنا نرم کر دیتی ہے کہ یہ ٹانکے کا کام دینے لگتا ہے سرمئی رنگ کی یہ دھات بازار میں عام دستیاب ہے۔ بہت سے زیورات میں قیراط کے بجائے ہندسوں کی مہر لگی ہوتی ہے۔ یہ ہندسے زیورات میں شامل سونے کی خالص مقدار ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً کسی زیور میں اگر 916 کا ہندسہ کندہ ہو تو اس کا مطلب 22K ہوتا ہے۔ 875 کا ہندسہ 21k اور 750 کا ہندسہ 18K کو ظاہر کرتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123548 میں محمد عدیل

ولد علی اصغر قوم گجر پیشہ بے روزگار عمر 24 سال بیعت 2007ء ساکن Limburg ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 800 یورو ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ محمد عدیل گواہ شد نمبر 1۔ قمر حمید ولد عبدالحمید گواہ شد نمبر 2۔ وحید احمد چٹھہ ولد عطاء اللہ چٹھہ

مسل نمبر 123549 میں طارق محمود اعوان

ولد سراج دین اعوان قوم اعوان پیشہ بے روزگار عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kaseel ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 325 یورو ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طارق محمود اعوان گواہ شد نمبر 1۔ عبدالودود کریم ولد عبدالکریم گورایہ گواہ شد نمبر 2 عنصر علی بھٹی ولد محمد حسین بھٹی

مسل نمبر 123550 میں عبدالودود کریم

ولد عبدالکریم گورایہ قوم راجپوت پیشہ بے روزگار عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Karrel ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 325 یورو ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالودود کریم گواہ شد نمبر 1۔ طارق محمود ولد سراج دین گواہ شد نمبر 2۔ عنصر علی بھٹی ولد محمد حسین بھٹی

مسل نمبر 123551 میں رانا شاہد احمد خان

ولد چوہدری فرزند علی قوم راجپوت پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Geluhausen ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28 دسمبر 2009ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 3 مرلہ 90 ہزار روپے پاکستانی (2) 2.5 ایکڑ زرعی زمین مشترکہ 6 لاکھ روپے پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ 1600 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رانا شاہد احمد خان گواہ شد نمبر 1۔ رانا شرافت علی زوہیب ولد محمد اشرف گواہ شد نمبر 2۔ رانا عبدالرزاق ولد محمد یاسین خان

مسل نمبر 123552 میں ماریہ عروب رانا

بنت ایاز احمد رانا قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Koln ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 40 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ماریہ عروب رانا گواہ شد نمبر 1۔ رانا محمد عمران افضل ولد رانا محمد افضل آزاد گواہ شد نمبر 2۔ رانا محمد خالد ولد رانا عزیز احمد

مسل نمبر 123553 میں سید علی رضا

ولد سید خلیل احمد قوم سید پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Berlin ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1300 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید علی رضا گواہ شد نمبر 1۔ ملک عبدالمنعم ولد ملک عبدالرشید گواہ شد نمبر 2۔ فرحان رمضان ولد رمضان خان

مسل نمبر 123554 میں ارم صدف محمود باجوہ

زوجہ مشتاق محمود باجوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mahdi Abad ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 166 گرام 5 ہزار یورو (2) حق مہر 2 ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ارم صدف محمود باجوہ گواہ شد نمبر 1۔ منیر احمد باجوہ ولد چوہدری عبدالعزیز باجوہ گواہ شد نمبر 2۔ مشتاق محمود باجوہ ولد چوہدری اعجاز احمد باجوہ مرحوم

مسل نمبر 123555 میں عبدالمنیب خالد

ولد عبدالرشید خالد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Reutlingeu ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 350 یورو ماہوار بصورت Mini Job مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالمنیب خالد گواہ شد نمبر 1۔ بشارت احمد خاں ولد محمد عباس خاں گواہ شد نمبر 2۔ خورشید عالم ولد محمد صادق

مسل نمبر 123556 میں محمد صادق

ولد محمد لطیف قوم آرائیں پیشہ بے روزگار عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Russelsheim ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) بینک بیلنس 5 لاکھ روپے قومی بچت پاکستان اس وقت مجھے مبلغ 600 یورو ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد صادق گواہ شد نمبر 1۔ محمد اشفاق بٹ ولد محمد حسین بٹ گواہ شد نمبر 2۔ مبارک احمد راٹھور

مسل نمبر 123557 میں ثمینہ رحمٰن

زوجہ شریف الرحمٰن مرحوم قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فرینکفرٹ ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 250 گرام (2) مکان مشترکہ 1/4 حصہ (3) مکان مشترکہ ترکہ 50% اس وقت مجھے مبلغ 860 یورو ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ثمینہ رحمٰن گواہ شد نمبر 1۔ عثمان شریف رحمٰن ولد شریف الرحمٰن گواہ شد نمبر 2۔ باسط کریم ولد فضل کریم

مسل نمبر 123558 میں Sarmi

زوجہ Sarkam قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت 190ء ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24 مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 10 لاکھ روپے انڈونیشین (2) زمین 28sqm۔ 25 لاکھ روپے انڈونیشین اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار روپے انڈونیشین ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Sarmi گواہ شد نمبر 1۔ Saelani s/o Jusra گواہ شد نمبر 2۔ Sukari Ahmadi s/o Suparjat

مسل نمبر 123559 میں تلمیز احمد

ولد ندیم عالم قوم...... پیشہ وقف زندگی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن H/Q ضلع و ملک یوکے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 985 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت Job MTA مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ تلمیز احمد گواہ شد نمبر 1۔ مظفر احمد ولد محمد رفیق گواہ شد نمبر 2۔ ندیم عالم ولد ڈاکٹر نواز احمد مرحوم

مسل نمبر 123560 میں طوبیٰ بیگ

بنت مرزا مبارک بیگ قوم...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Slough ضلع و ملک یوکے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 150 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ طوبیٰ بیگ گواہ شد نمبر 1۔ محمود مبشر ولد مبشر گواہ شد نمبر 2۔ مرزا مبارک بیگ ولد مرزا رشید بیگ

☆............☆............☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22جون 2016ء کو بیت الفضل لندن میں صبح 11 بجے درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم شیخ سعید احمد صاحب

مکرم شیخ سعید احمد صاحب کرائیڈن، یو کے مورخہ 18جون 2016ءکو86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب (معاند احمدیت) کے نواسے تھے۔ آپ اپنے خاندان میں پہلے اور اکیلے احمدی تھے۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ والد صاحب کی وفات کے بعد 1967ء میں انہیں احمدیت کی سچائی کا علم ہوگیا تھا اور بہت سے مواقع پر بیعت کرنا چاہی لیکن اپنے خاندان کی شدید مخالفت کی وجہ سے جلد بیعت نہ کر سکے۔ 1974ء میں جب احمدیوں کے گھر جلائے گئے تو اس وقت ان کے دل میں خیال آیا کہ یہ سب کچھ تو سچوں کے ساتھ ہوتا ہے جھوٹوں کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا آپ نے اسی وقت بیعت فارم پُر کر دیا۔ بیعت کے بعد سارا خاندان شدید مخالف ہوگیا۔ 1975ء میں آپ کی والدہ کی وفات ہوگئی اور آپ نے احمدی ہونے کی وجہ سے والدہ کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔ تدفین کے بعد گھر واپس آنے پر آپ کو گھر سے نکال دیا گیا۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود سے آپ کو عشق تھا اور آپ کے لئے انتہائی غیرت رکھتے تھے۔ خلفائے احمدیت سے بھی گہری عقیدت و محبت کا تعلق تھا۔ نظام جماعت کے اطاعت گزار اور قربانی کا جذبہ رکھنے والے نیک اور دعا گو انسان تھے۔ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرتے تھے۔ فیصل آباد میں کئی سال تک لوکل صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ملک محمود احمد صاحب واقف زندگی لندن کے سسر تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ ذوالفقار علی صاحب لاہور مورخہ 30 مئی 2016ء کو 87 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پاگئیں۔ آپ مکرم شیخ فتح علی صاحب مینیجر ناصر آباد سٹیٹ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ چھوٹی عمر سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ملاقات کا شرف پاتی رہیں۔ پاؤں دبانے کا موقعہ بھی ملا۔ خواتین مبارکہ سے تعلق رہا۔ بڑی دعا گو، نمازوں کی پابند، بکثرت نوافل ادا کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ مخلوق خدا کی ہمدرد، غریب پرور اور عزیز و اقارب سے حسن سلوک سے پیش آیا کرتی تھیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

مکرمہ ڈاکٹر سلیمہ مجتبیٰ صاحبہ

مکرمہ ڈاکٹر سلیمہ مجتبیٰ صاحبہ امریکہ مورخہ 24/اپریل 2016ءکو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ حضرت قاری غلام مجتبیٰ صاحب کی بیٹی تھیں جو ہانگ کانگ میں سپرنٹنڈنٹ جیل رہے اور اسی دوران حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کے بعد حضور کی دستی بیعت سے فیضیاب ہوئے۔ والدہ چینی تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ مرحومہ چندہ جات کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں اور خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب شہید فیصل آباد کی بہن تھیں۔

مکرم محمد احسان بٹ صاحب

مکرم محمد احسان بٹ صاحب ابن مکرم محمد طفیل بٹ صاحب آف ربوہ مورخہ 15/اپریل 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ نہایت شریف النفس، ملنسار، پڑوسیوں سے حسن سلوک سے پیش آنے والے اور غیر معمولی قربانی کرنے والے بزرگ تھے۔ ہرنائی وولن ملز بلوچستان سے احمدیت کی وجہ سے نکالے گئے اور بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ بے سروسامانی کی حالت میں ربوہ آ کر کاروبار شروع کیا۔ ہرنائی میں اپنی ایمانداری، سچائی اور اچھے کردار کا لوہا منوایا۔ پنجوقتہ نمازی تھے۔ غریبوں کی خاموشی سے مالی مدد کیا کرتے تھے۔ چندہ جات میں کبھی بقایا دار نہیں رہے۔ اپنی جماعت میں بطور معاون صدر، سیکرٹری مال اور سیکرٹری امور عامہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم محمد افضل بٹ صاحب المعروف احسان برقعہ ہاؤس گولبازار کے والد تھے۔

مکرمہ سیدہ نصرت سلطانہ صاحبہ

مکرمہ سیدہ نصرت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید شعبان احمد نسیم نوشاہی آف گوجرانوالہ مورخہ 19/اپریل 2016ءکو76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، نرم مزاج، صابرہ، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی بزرگ خاتون تھیں۔ 1974ء میں مخالفین نے آپ کے گھر کو آگ لگائی تھی جس پر آپ نے نہایت صبر کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کیا اور بھرپور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ اپنے حلقہ میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم برکت علی صاحب

مکرم برکت علی صاحب ابن مکرم عیسیٰ خان صاحب آف بستی برکت علی ضلع راجن پور مورخہ 12 مئی 2016ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نماز روزہ کے پابند، قرآن کریم کے عاشق، خلافت کے فدائی اور دعا گو بزرگ تھے۔ خود احمدیت قبول کی۔ بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ مہمان نواز، نڈر داعی الی اللہ، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی پروگراموں میں لازمی شمولیت کرتے تھے۔ ہر ایک سے پیار و محبت اور عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔ آپ کے سات بیٹے ہیں جن میں سے ایک احمدی ہیں۔

مکرم محمد اختر صاحب

مکرم محمد اختر صاحب سابق پہریدار خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال جرمنی مورخہ 11 جون 2016ءکو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ کے دل میں خلافت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اہل وعیال کو بھی خلافت سے پختہ تعلق کی تلقین کیا کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور بہت سی خوبیوں کے مالک نیک سیرت انسان تھے۔ کبھی کسی کام کو عار نہیں سمجھا۔ بہت محنتی آدمی تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

مکرمہ زیب النساء صاحبہ

مکرمہ زیب النساء صاحبہ زوجہ مکرم خلیل احمد بھنڈر صاحب آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ مورخہ یکم جون 2016ءکو56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت محمد عبداللہ صاحب کی پوتی تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتی تھیں۔ بڑی دعا گو خاتون تھیں سچی خوابیں بھی آتی تھیں۔ واقفین زندگی اور مرکزی مہمانوں کی بہت قدر کرتی تھیں اور ان کی بڑے شوق سے مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، خدا ترس، غریبوں کی امداد کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی صابرہ و شاکرہ پردے کی پابند اور بے شمار خوبیوں کی مالک خاتون تھیں۔ اولاد کی نیک تربیت کی۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اظہر خلیل صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل کی والدہ تھیں۔

مکرم سید محمد احمد صاحب

مکرم سید محمد احمد صاحب آف کینیڈا مورخہ 28/اپریل 2016ءکو72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین قریشی صاحب کے پوتے اور مکرم حاجی سید جنود اللہ صاحب کے داماد تھے۔ آپ کو خلافت کے ساتھ خاص عقیدت اور محبت تھی۔ بچوں کو بھی اس کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ اسلام آباد میں بطور صدر حلقہ اور کینیڈا منتقل ہونے کے بعد شعبہ مال میں خدمت کی توفیق پائی۔ تنخواہ ملتے ہی سب سے پہلے چندے ادا کرتے۔ بڑے عاجز، منکسر المزاج، صلہ رحمی کرنے والے اور ہر رشتہ کو نبھانے والے مخلص انسان تھے۔ پاکستان میں کئی فیملیز کی خبرگیری اور مالی امداد کرتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ پشاور گزشتہ دنوں 97 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ دعا گو، بڑی مہمان نواز، چندوں میں باقاعدہ اور لجنہ اماء اللہ پشاور کی سرگرم رکن تھیں۔ اپنے بچوں کی نہایت اعلیٰ رنگ میں تربیت کی۔ غریبوں کی پوشیدہ طور پر امداد کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ مکرم بشیر احمد رفیق صاحب کی ممانی تھیں۔ آپ کی شادی مکرم عبدالحی خان صاحب سے ہوئی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے کلاس فیلو تھے۔ اور دونوں کی آپس کی محبت مثالی تھی۔ خاوند جوانی میں فوت ہوگئے تو دوبارہ حضرت ماسٹر تاج صاحب سے شادی ہوئی جو حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے اور تعلیم الاسلام سکول قادیان میں انگریزی کے استاد ہونے کے ناطے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود کی متعدد خواتین کو انگریزی پڑھاتے رہے۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

مکرم حبیب احمد شاہد صاحب

مکرم حبیب احمد شاہد صاحب ابن مکرم قریشی مبارک احمد صاحب بھاگلپوری آف ربوہ مورخہ 30/اپریل 2016ءکو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے، دعا گو وجود تھے۔ بہت ہنس مکھ، ہمدرد، ملنسار اور عاجزانہ طبیعت کے مالک تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم مبشر احمد زاہد صاحب سیکرٹری تربیت و نائب صدر جماعت ٹوکیو کے بھائی تھے۔

مکرم کمال الدین صاحب

مکرم کمال الدین صاحب ابن مکرم اسماعیل عودہ صاحب مرحوم آف کبابیر مورخہ 31 مئی 2016ء کو پانچ ماہ کی شدید علالت کے بعد تقریباً 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ مکرم ایاد کمال عودہ صاحب آف جرمنی کے والد تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

خطبہ نکاح مورخہ 22فروری 2014ء بمقام بیت الفضل لندن

بیان فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

22 فروری 2014ء بروز ہفتہ کو بیت الفضل لندن میں تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو ہمارے مربی سلسلہ کا ہے۔عزیزم اسد مجیب نے اسی سال جامعہ یوکے سے پاس کیا ہے اور یہ نکاح نائلہ رحمٰن مبشر جو واقفہ نو ہیں بنت عبدالحق مبشر کے ساتھ ساڑھے تین ہزار یوروحق مہر پر طے پایا ہے۔مکرم محمد احمد صاحب عزیزہ نائلہ رحمٰن مبشر کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے بتایا کہ عزیزم اسد مجیب اس سال جامعہ سے پاس ہوئے ہیں اور مربی بنے ہیں۔نکاح اور شادی تو ایک ایسا فریضہ ہے جو ہر ایک کے لئے ہے۔(دین حق) نے شادی بیاہ کو چاہے وہ دین کی خدمت کرنے والا ہو اس کے لئے بھی ضروری قرار دیا ہے۔یہ نہیں کہ دین کی خدمت کر رہے ہیں تو راہب بن گئے اور اپنی ان ذمہ داریوں سے بچنے کی کوشش کی جو ایک خاندان کے لئے ان پر پڑتی ہیں۔پس (دین حق) شادی بیاہ ہر ایک کے لئے ضروری قرار دیتا ہے چاہے وہ دین کی خدمت کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والا ہو، چاہے ایک عام (-) ہو اور شادی بیاہ میں ایک وہ شخص جس نے دین کا علم حاصل کیا ہو اور دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہو اس کی زیادہ ذمہ داریاں بن جاتی ہیں۔اس کو اپنے آپ کو دوسروں کے لئے نمونہ بنانا پڑتا ہے۔صرف باہر تربیتی امور کے لئے نہیں، (دعوت الی اللہ) کے لئے نہیں کہ یہ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم ہے بلکہ وہ اپنے آپ کو نمونہ بنائے کہ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم پر ہم عمل کرنے والے ہیں اور ہمیشہ ایک مربی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس علاقہ میں بھی وہ ہو گا وہاں کے رہنے والوں کی، احمدیوں کی بھی اور غیروں کی بھی اس پر نظر ہوگی۔اس لئے ہر معاملہ میں اور گھریلو تعلقات میں بھی اس کو ایک نمونہ بننا چاہئے۔

یہ نہ سمجھیں کہ بعض باتیں باہر نہیں نکلتیں۔گھر سے باہر نکل جاتی ہیں، دنیا کو پتہ لگ جاتی ہیں۔اس لئے ایک مربی، ایک (مربی)، ایک دین کا علم حاصل کرنے والا، ایک واقف زندگی کو ہمیشہ اپنے گھر کے لئے بھی ایک ایسا نمونہ بننا چاہئے جہاں اس کے گھر میں ہر وقت خوشیاں نظر آئیں اور بیوی اور بچوں کا پیار اور احترام نظر آئے۔اسی طرح جو واقف زندگی سے شادی کرنے والی لڑکی ہے اس کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ واقف زندگی سے بیاہ کر رہی ہے۔ایک مربی سے بیاہ رہی ہے۔اس کو بھی دوسروں کے لئے، عورتوں کے لئے، اپنے ماحول کے لئے ایک نمونہ بننے کی ضرورت ہے اور اسی طرح خاوند کے لئے بھی ایک ایسا ساتھی بننے کی ضرورت ہے کہ اس کا جو کام ہے، جو ذمہ داری ہے اس میں وہ کام آنے والی ہو۔گویا جس طرح کہ مربی کی تربیت اور (دعوت الی اللہ) کی ذمہ داری ہے اسی طرح اس کی بیوی کی بھی یہ تربیت اور (دعوت الی اللہ) کی ذمہ داری ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک واقف زندگی کے محدود وسائل ہوتے ہیں، اس میں اس نے گزارہ کرنا ہے اس لئے لڑکی کو بھی کوئی مطالبہ نہیں کرنا چاہئے اور خاص طور پر جو واقفہ نو بچی ہو اس کو تو ہمیشہ اس روح کو سمجھنا چاہئے کہ واقف زندگی کے ساتھ میں نے ہر حالت میں اور ہر جگہ پر گزارہ کرنا ہے۔تاکہ جو ذمہ داریاں میرے خاوند کے سپرد ہوئی ہیں ان میں میں بھی حصہ دار بن سکوں۔اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والا یہ رشتہ ان باتوں کا خیال رکھنے والا ہو اور ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

فریقین کے مابین ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ان کا خاندانی تعارف یہ ہے کہ نائلہ رحمٰن مبشر کے پڑدادا نے ہندو مذہب سے (دین حق) قبول کیا تھا اور اسی طرح میرا خیال ہے کہ اسد مجیب کا ننھیال اسی خاندان سے ہے؟ اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

اعلان نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب)

سٹار جیولرز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

عید سے پہلے عیدی
21 رمضان المبارک تا چاندرات تک تمام ورائٹی پر
10% عید ڈسکاؤنٹ
سروس شوز پوائنٹ
وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
f /servisshoespointrabwah

ابوالعباس سفاح

(خلافت عباسیہ کا پہلا حکمران)

ابوالعباس سفاح کا اصل نام عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن العباس تھا۔اموی خلیفہ مروان ثانی نے امام ابراہیم کو گرفتار کرا کے مروا ڈالا تو ابوالعباس ان کا جانشین بنا۔اس نے اپنے آبائی مسکن حمیمہ (جنوبی فلسطین) کی رہائش ترک کر کے کوفے کی طرف ہجرت کی۔کوفے پر حسن کے قبضہ کے کچھ ہی عرصہ بعد ستمبر 749ء (صفر 132ھ) میں اس نے کوفے میں آکر پناہ لی۔ابومسلم اور دیگر حامیان تحریک عباسیہ کی مدد سے بالآخر عراق پر ابوالعباس کا قبضہ ہو گیا اور 28 نومبر 749ء (12 ربیع الثانی 132ھ) کو شہر کی جامع مسجد میں پہلی مرتبہ اس کی خلافت کا اعلان کر دیا گیا۔

خلافت کے موقع پر سفاح نے خطبہ بھی دیا تھا جو کافی مشہور ہوا۔سفاح نے خلافت کا اعلان کرنے کے بعد امویوں کو مکمل طور پر شکست دینے کا ارادہ کیا اور اپنے اس ارادے میں بے انتہا خونریزی کرنے کے بعد کامیاب بھی ہوا۔بعد میں فرات کے کنارے امویوں اور عباسیوں میں فیصلہ کن جنگ ہوئی اور ابوالعباس کے چچا عبداللہ علی نے (ذوالحجہ 132ھ) میں بنوامیہ کے آخری خلیفہ مروان ثانی کا خاتمہ کر کے بنی عباس کی خلافت کی بنیاد ڈالی اور آہستہ آہستہ تمام علاقے عباسی خلافت میں شمار کئے جانے لگے۔751ء (133ھ) میں علویوں نے بنوامیہ کی حمایت میں بغاوت کر دی۔لیکن ابوالعباس سفاح نے شدید خونریزی کر کے بغاوت کا خاتمہ کر دیا۔

ابوالعباس سفاح نے اپنی خلافت کے استحکام کی خاطر بڑی خونریزی کی۔بنوامیہ پر تو اس کی سختیاں انتہا کو پہنچ گئیں۔اس قتل وغارت گری اور سفاکی کے باعث وہ سفاح کے لقب سے مشہور ہوا۔جس کے معنی ''خونریز'' کے ہیں۔سفاح کی سختیاں صرف دشمنوں تک ہی محدود نہ تھیں بلکہ اس کے اکثر معتمد بھی اس کے مظالم کا شکار ہوئے۔مشہور عباسی داعی ابوسلمہ جو اس کا پہلا وزیر بھی تھا۔اسی کے حکم پر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

ابوالعباس سفاح کا جون 754ء (ذوالحجہ 136ھ) میں الانبار میں انتقال ہو گیا۔جہاں اس نے رہائش اختیار کر رکھی تھی۔اس کے دور میں جہاں تک عباسی حکومت کا تعلق ہے تو سفاح کے دور میں عباسی تحریک انقلابی دور سے گزر کر آئینی منزل میں داخل ضرور ہو گئی۔اس کے انتقال کے بعد المنصور مسند خلافت پر بیٹھا۔ (شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

طاہر آٹو ورکشاپ
اینڈ
رینٹ اے کار
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں نیز نیو ماڈل کار اور ہائی ایس مناسب کرایہ پر دستیاب ہے
فون: 0334-6360782,0334-6365114

ربوہ میں سحر وافطار وموسم 2 جولائی

انتہائے سحر	3:27
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:12
وقت افطار	7:20
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	42 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	31 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2 جولائی 2016ء

6:10 am	رمضان۔دینی وفقہی مسائل
8:20 am	خطبہ جمعہ یکم جولائی 2016ء
10:00 am	درس القرآن
4:00 pm	درس القرآن
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

تمام احباب جماعت کو دلی عید مبارک
وردہ فیبرکس
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے
کُرتے ہی کُرتے
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

FR-10